661

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۵

روزنامہ

الفضل

یوم جمعہ

قادیان

قیمت سالانہ ۱۸ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵	۲۷ ماہ احسان ۱۳۲۶ ہش	۷ شعبان ۱۳۶۶ھ	۲۷ جون ۱۹۴۷ء	نمبر ۱۵۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹½ بجے شام کی اطلاع منظر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پیٹ میں خرابی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
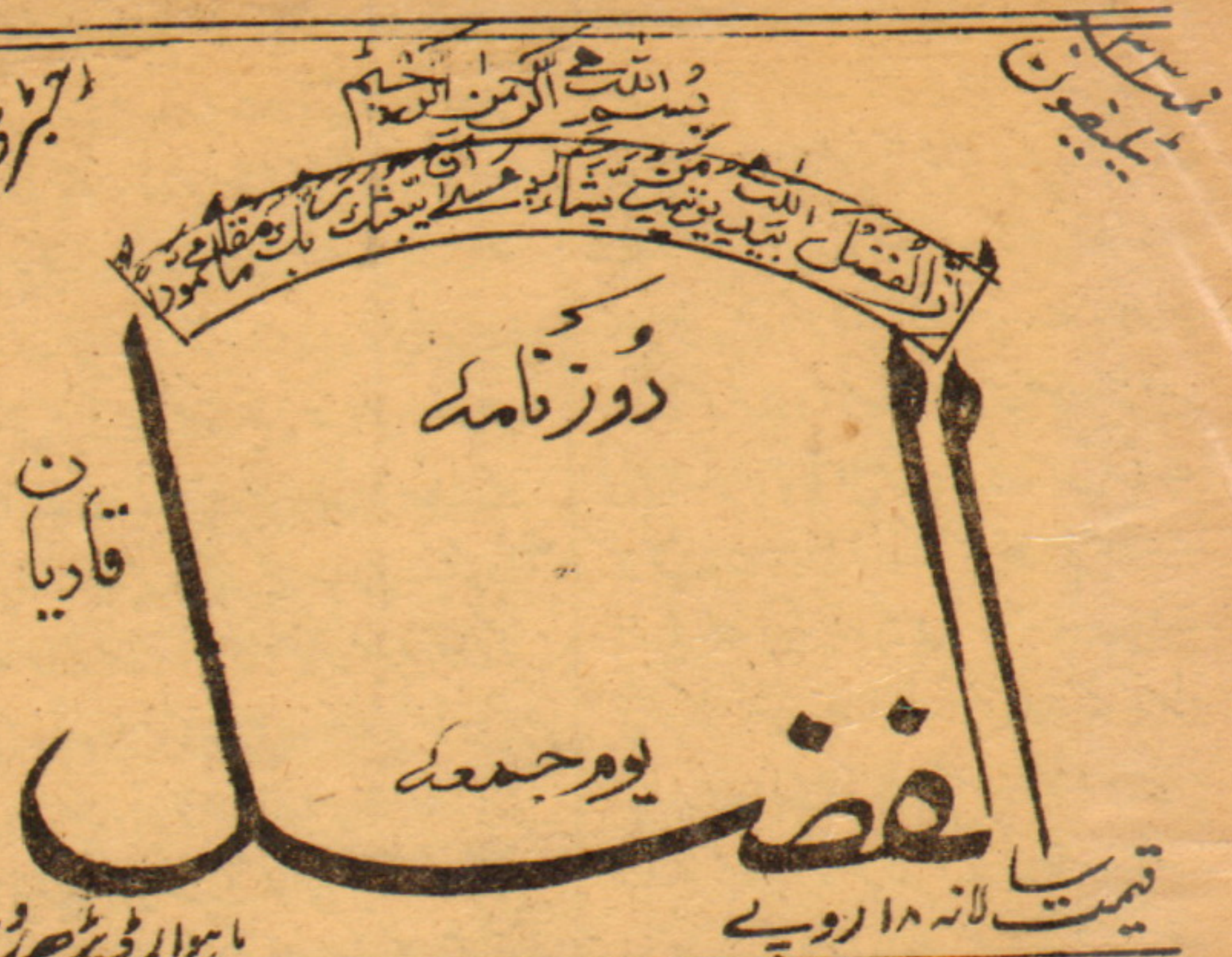
در دلم جوشد ثنائے سرورے

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

در دلم جوشد ثنائے سرورے ۔۔۔ آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے

آنکہ جانش عاشقِ یارِ ازل ۔۔۔ آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے

آنکہ مجذوبِ عنایاتِ حق است ۔۔۔ ہمچو طفلے پروریدہ در برے

آنکہ در برّ و کرم بحرِ عظیم ۔۔۔ آنکہ در لطفِ اتم یکتا دُرے

آنکہ در جود و سخا ابرِ بہار ۔۔۔ آنکہ در فیض و عطا یک خاورے

آں رحیم و رحمِ حق را آیتے ۔۔۔ آں کریم و جودِ حق را مظہرے

آں رُخِ فرّخ کہ یک دیدارِ او ۔۔۔ زشت رو را میکند خوش منظرے

آں دلِ روشن کہ روشن کردہ است ۔۔۔ صد درونِ تیرہ را چوں اخترے

آں مبارک پے کہ آمد ذاتِ او ۔۔۔ رحمتے زاں ذاتِ عالم پرورے

احمدِ آخر زماں کز نورِ او ۔۔۔ شد دلِ مردم زخورِ تاباں ترے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

(مرتبہ چودھری مبارک احمد صاحب ونیس)

قادیان ۲۵ ماہ احسان۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء، حضور مجلس میں رونق افروز رہے۔ ابتدا میں باہر سے آئے ہوئے دوستوں کو شرف ملاقات بخشا۔ اور ان سے حالات دریافت کئے۔ اس کے بعد دو سوالات کا جواب دیا۔ جنہیں اختصار کے ساتھ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

سوال:۔ آج کل ملکی فسادات کے نتیجہ میں مسلمانوں کا نقصان زیادہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ ان کی مالی حالت نسبتاً بہت کمزور ہے۔ کیا اس صورت میں جائیداد وغیرہ کا بیمہ جائز ہے؟

جواب:۔ جس چیز کو شریعت نے منع کیا ہے۔ وہ بہر حال منع ہے۔ خواہ کیسے ہی حالات ہوں۔ وفاداری اور اطاعت کا پتہ اسی وقت لگتا ہے۔ جب حالات نامساعد ہوں۔ گو لفظ بیمہ کا قرآن و حدیث میں تو ذکر نہیں۔ لیکن اس کے اصول اور اس کی تفصیلات سود اور جوا سے ملتی جلتی ہیں۔ اس لئے یہ ناجائز ہے۔ ہاں اگر اس کی موجودہ صورت بدل جائے۔ تو ممکن ہے جائز ہو جائے۔

سوال:۔ گورنمنٹ یو۔پی نے قانونی طور پر موٹر کے بیمہ کا حکم دیا ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟

جواب:۔ ہاں یہ جائز ہے۔ کیونکہ یہ حکومت کی طرف سے جبری قرار دیا گیا ہے۔ ذاتی فائدہ کی خاطر نہیں۔ بلکہ حکومت کی اطاعت کی خاطر ایسا کرنا پڑتا ہے۔ اس میں یو۔پی گورنمنٹ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ دوسری حکومتوں کو بھی یہی حکم ہے۔

اس کے بعد حضور نے الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کے ماتحت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے حالات کا دوسرا حصہ شروع فرمایا۔ حصہ اول چند روز قبل اسی مجلس میں بیان فرمایا تھا۔

آپ نے فرمایا۔ کہ اس مضمون کو میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شادی اور اس کے قریب کے بعض واقعات تک بیان کیا تھا۔ آج اس سے آگے شروع کرتا ہوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب روحانی بلوغت یعنی چالیس سال کی عمر کو پہنچے۔ تو گردوپیش کے ماحول نے جو سراسر کفر و الحاد کا تھا۔ آپؐ کے دل پر گہرا اثر ڈالا۔ اور آپ کی طبیعت اس سے سخت متنفر ہوئی۔ آپؐ نے جیسا کہ ہر نبی ہی شرک سے مبرا ہوتا ہے۔ کبھی شرک نہ کیا تھا۔ اور مشرکانہ خیالات کبھی آپؐ کے پاس نہ پھٹکنے تھے۔ مگر وہ توحید کامل جو الٰہیہ شریعت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ آپ کو حاصل نہ تھی۔ اس لئے طبعی طور پر آپؐ کے دل میں توحید کی جستجو پیدا ہوئی۔ اور معرفت حقہ اور عرفان تام کی تڑپ آپؐ کو ستانے لگی۔ گردوپیش کے مخالف حالات نے آپکو اور بھی ابھارا۔ اور آپ ہمہ تن یادِ خدا میں مصروف ہونے کے لئے خویش و اقارب کو ترک کر کے شہر سے باہر غارِ حرا میں مشغول بدعا رہنے لگے۔ آپؐ کا یہ محبوب ترین مشغلہ طول پکڑتا گیا۔ اور کئی روز تک آپ دنیا سے انقطاع اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی یاد میں وہاں مصروف رہتے تھے کہ ایک روز آپؐ پر فرشتہ نازل ہوا۔ اور اس نے اللہ تعالیٰ کا کلام آپؐ پر نازل کیا، کہ اقرأ۔ آپؐ نے فرمایا۔ ما انا بقاریٍ دوسری بار اس نے پھر کہا۔ اقرأ اور ساتھ ہی آپؐ کو زور سے بھینچا۔ مگر آپؐ نے پھر وہی جواب دیا۔ پھر تیسری بار فرشتہ کے کہنے پر آپؐ نے فرشتہ کے ساتھ ساتھ پڑھنا شروع کیا۔

وہ پہلا دن تھا۔ جب آپؐ پر کلام الٰہی نازل ہوا۔ جس میں آپؐ کو بتایا گیا، کہ ہم آپؐ کو وہ کچھ سکھانے لگے ہیں۔ جو آپؐ سے پہلے کسی کو سکھایا نہیں گیا۔ اور اسی تڑپ اور جستجو کے نتیجہ میں جو آپؐ کو خدا تعالیٰ کے بارے میں تھی۔ نہ صرف آپکو سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔ بلکہ آپؐ کو دوسروں کی ہدایت کا موجب بھی بناتے ہیں۔

آپؐ کے دل میں صداقت کی جستجو اور حق کی جو تلاش تھی۔ اس کا حل نہ آپکی بیوی کے پاس تھا نہ رشتہ داروں اور دوستوں کے پاس ان میں سے کوئی بھی آپ کی مدد نہ کر سکتا تھا۔ مگر اس وقت جب فرشتہ آپؐ کو کلام الٰہی سنا رہا ہوگا۔ تو اس وقت عرش سے یہ آواز آ رہی ہوگی۔ کہ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ۔ بے شک خویش و اقربا اس بارہ میں تیری مدد نہیں کر سکتے تھے لیکن ہم اس معاملہ میں مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور نہ صرف تجھے ہدایت دیتے ہیں۔ بلکہ تجھے ساری دنیا کو ہدایت دینے والا اور ساری دنیا کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا بناتے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس ذمہ واری کو اٹھا تو لیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح کسی مددگار کا مطالبہ نہیں کیا۔ مگر آپؐ کے دل میں خوف ضرور تھا۔ کہ مبادا میری کوئی کوتاہی اور کمزوری اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب "بنے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ جب آپؐ گھر پہنچے تو آپؐ کے کندھے خوف کے مارے کانپ رہے تھے۔ آپؐ نے حضرت خدیجہؓ سے سارے واقعہ کا ذکر کیا۔ انہوں نے آپؐ کو تسلی و تشفی دیتے ہوئے کہا۔ کلا واللّٰہ لا یخزیک اللّٰہ اللہ تعالیٰ ہرگز آپؐ کو ضائع نہ کریگا۔ آپؐ تو ایسے اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ کہ ان کی نظیر ہی نہیں ملتی۔ اور پھر آپ اللہ تعالیٰ کے نہایت فرمانبردار اور اس کی مخلوق سے انتہائی شفقت سے پیش آنے والے ہیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ آپؐ کو ان اعمال کا بہتر بدلہ نہ دے۔ گویا بالفاظ دیگر حضرت خدیجہؓ آپؐ کی صداقت کا اقرار اور آپؐ پر ایمان کا اظہار کر رہی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تو مانگنے پر ایک مددگار ملا تھا۔ مگر یہاں بغیر مانگنے کے اللہ تعالیٰ نے حضرت خدیجہؓ کو ایمان لانے کی توفیق دیکر آپ کے ساتھ کر کے کہا۔ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ تم یہ خیال مت کرو۔ کہ تم اکیلے ہو۔ ہم اس کا بھی بندوبست کئے دیتے ہیں۔ اور تمہیں مددگار دیدیتے ہیں۔

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں۔ کہ زید آگے بڑھا۔ اور کہا۔ میں آپؐ پر ایمان لاتا ہوں۔ ادھر علی۔ جس کی عمر اس وقت صرف گیارہ سال کی تھی وہ بھی نہ رہا گیا۔ وہ بھی شرماتا ہوا آگے بڑھا۔ اور کہا جس چیز پر میری چچی اور میرا بھائی ایمان لائے ہیں۔ میں بھی اسی پر ایمان لاتا ہوں۔

اس کے بعد دوستوں کا مقام آتا ہے۔

جس روز آپؐ نے دعویٰ کیا۔ حضرت ابوبکر تجارت کا مال لیکر باہر گئے ہوئے تھے۔ جب واپس آئے اور ابھی شہر سے باہر ہی تھے۔ کہ ایک لونڈی سے یہ الفاظ سنکر کہ تمہارا دوست محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تو پاگل ہو گیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے۔ سیدھے آپؐ کے پاس آئے۔ اور دریافت کیا کہ کیا آپؐ نے ایسا دعویٰ کیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس خیال سے کہ کہیں ابوبکر ٹھوکر نہ کھا جائے۔ دو تین بار دلائل سے سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر ہر بار حضرت ابوبکرؓ آپؐ کو ٹوک دیتے اور پھر قسم دیکر کہا۔ کہ آپ مجھے یہ بتائیں۔ کہ کیا آپؐ نے دعویٰ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میں ایمان لاتا ہوں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چاہا۔ کہ دلیلیں دے کر اپنے دوست کو قائل کر لیں۔ مگر خدا نے اس وقت عرش پر سے آواز دی۔ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ۔ ہم نے پہلے سے ہی دلیلیں دیکر ابوبکر کو قائل کیا ہوا ہے۔ تمہیں دلائل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ تو دیکھو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید کا کس قدر شاندار مظاہرہ تھا۔ کہ موسیٰ تو مانگ کر ایک مددگار حاصل کرتے ہیں۔ مگر یہاں اللہ تعالیٰ نے فوراً ہی آپؐ کو چار مددگار دیدیئے۔ جو بمنزلہ چار گوشوں کے تھے۔ یہ کتنا عظیم الشان پھل تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو دیا۔ ان میں سے کوئی بھی معمولی آدمی نہ تھا۔ بلکہ جیسا کہ تاریخ بتاتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک درخشندہ ستارہ سے زیادہ چمکا۔ جس کا یورپ کے مصنفین نے بھی اقرار کیا ہے۔ (باقی)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی شدید علالت

شروع ماہ سے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب بہت ہی شدید بیمار رہیں۔ اور سخت نحیف اور کمزور ہو گئے ہیں۔ ابھی تک نیند نہیں آتی۔ گھبراہٹ بے حد ہے کھانا پینا بھی نہیں جاتا۔ احباب نہایت ہی زاری کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد تر کامل صحت عطا فرمائے۔

فخر زمانہ

بہت مال غنیمت جنگ طائف پہ جو ہاتھ آیا
زیادہ حق سے نو مسلم قریشوں کو دیا اس نے
ابو سفیان کو سو صد اونٹ اور دینار بخشے
جواں انصار چہ میگوئیاں کرنے لگے اس پر
بہت شکوہ کیا یہ سچ مچ ہے تمہیں" انصار سے پوچھا
مگر اک نوجواں بولا ادب سے "ہاں شکایت ہے"
رسول اللہ بولے "سب ثنا ہے حق تعالےٰ کو
سزاوار اسکو ہے سب فتحمندانہ غرور آخر
بتاؤ کیا نہ تھے گمراہ اور واماندہ منزل تم؟
بتاؤ پہلے تم آپس میں لڑ لڑ کر نہ مرتے تھے؟
پراگندہ تھے تم بخشی ہے جمعیت تمہیں کس نے
تمہیں کس نے مئے توحید کا ساغر پلایا ہے؟
ہر اک فقرے پہ سب انصار حق حق کہتے جاتے تھے
رسول اللہ نے فرمایا "سنو حق کے مددگار و
جواب اسکا یہ دو مجھ کو کہ تور اندہ تھا دنیا کا
تو بھوکا پیاسا تھا اور سیر ہم نے کر دیا تجھکو
بتا ان آفتوں میں تیرے آڑے کون آئے تھے؟
یہ مجھ سے تم کہو اور میں کہونگا سچ کہا اللہ
اگر یہ ٹھیک ہے تو فائدہ کس کو ہے بتلاؤ
سنا انصار نے جب تو یکدم وجد میں آئے
فضا میں ایکدم یہ نعرہ مستانہ گونج اٹھا
ہوا جب جوش کچھ کم تو رسول اللہ نے فرمایا
تمہارے دل میں ہے پیہم منور شعلہ ایماں
ہو تم اسلام میں پکے مگر وہ ہیں ابھی کچے
ابھی دنیا کے لالچ کا سہارا چاہیئے انکو
مراد اس سے فقط میری ہے تالیف قلوب انکی
مدینے کی طرف انصار مکے سے روانہ ہیں

رسول اللہ نے وہ مال یوں تقسیم فرمایا
خدا کی عین منشا کے مطابق یہ کیا اس نے
حکیم ابن حزام آیا تو دو صد اونٹ دے ڈالے
رسول اللہ کو پہنچی خبر تو آ گئے باہر
بزرگ انصار بولے "یہ نہیں ہرگز خیال اپنا"
جمھیں سر کریں ہم اور انہیں مال غنیمت ہے"
کیا ہے جس نے اپنے زیر فرماں پست و بالا کو
ہمارے دل میں پیدا کر دیا ہے جس نے نور آخر
بتاؤ کیا نہ تھے طوفان میں گم گشتہ ساحل تم!
بتاؤ تم نہ کیا اک دوسرے کو قتل کرتے تھے؟
تہی داماں تھے لیکن دی ہے ہر نعمت تمہیں کس نے؟
مٹا کر تفرقے بھائی کو بھائی سے ملایا ہے؟
مگر آنکھوں سے دریا آنسوؤں کے بہتے جاتے تھے
عزیزو محسنو آنکھوں کے تارو میرے انصارو
پریشاں حال تھا بھوکا تھکا ماندہ تھا دنیا کا
تو بے گھر تھا مگر آنکھوں میں اپنی گھر دیا تجھکو
ترے خویش و اقارب جب تھے تیرے خون کے پیاسے
خدا کے بعد بس تم ہی ہو میرے آشنا واللہ
کہ وہ میش و شتر اور تم رسول اللہ لے جاؤ
تھے انکے ہاتھ میں اسوقت گویا عرش کے پائے
خدا شاہد ہمارا ہم کو کافی ہے رسول اللہ
انہوں نے اپنے حق سے کچھ لیا نہ ہم نے پایا
تمہاری آنکھ میں ہیں ہیچ دنیا کے نجس ساماں
ابھی وہ اس نئے ماحول میں ہیں ناتواں بچے
ابھی اس فائدہ میں کچھ خسارہ چاہیئے انکو
توجہ تاکہ سوئے نیک بنیاد ہو خوب انکی
سوار دوش انکے کون ہیں؟ فخر زمانہ ہیں

تنویر

۲۰ جولائی ۱۹۴۷ء سے ۱۸ اگست ۱۹۴۷ء تک

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش ہے کہ جماعت کا کوئی فرد یعنی کوئی مرد اور کوئی عورت اور کوئی بچہ ایسا نہ ہو۔ جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو۔ پس آپ اس کی طرف توجہ کریں۔ اور ۲۰ جولائی سے ۱۸ اگست تک قادیان میں قرآن کریم باترجمہ اور باتفسیر پڑھانے کا جو انتظام ہو رہا ہے

اس میں شرکت کے لئے فوراً اپنا نام بھیجیں:۔

قیام وطعام ہمارے ذمہ ہوگا

(عبد السلام اختر ایم اے سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی۔ قادیان)

انک لعلی خلق عظیم

تین حدیثیں

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ قَالَ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هٰذَا (ترمذی)

حضرت سفیان بن عبد اللہ الثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کہ یا حضرت آپ کے نزدیک میرے لئے سب سے زیادہ خوفناک کیا چیز ہے۔ آپ نے اپنی زبان پکڑ لی اور فرمایا کہ یہ۔

عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ (مشارق الانوار)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ۔۔۔ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے۔ جس پر لعنت ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ سفر کر رہے تھے۔ جب ایک عورت نے جو آپ کے ہمراہ تھی۔ اپنی اونٹنی کو لعنت کی۔ آپ نے از راہ تنبیہہ فرمایا۔ کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی شریک سفر نہ ہو گی۔ جس پر لعنت ہو۔ مدعا صرف اُس عورت کو نصیحت کرنا تھا۔ تاکہ وہ آئندہ ایسی بات نہ کہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ (ترمذی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سب سے اچھا جہاد اُس شخص نے کیا۔ جس نے ایک ظالم بادشاہ کے سامنے سچی بات کہدی۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں:۔

اطاعت رسولؐ کے چند ایمان پرور نظارے ۲

(از جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

دوسرا نظارہ

ڈھائی سال تک مسند خلافت کو زینت دینے کے بعد عاشق اپنے محبوبؐ کے قدموں میں جا سویا۔ اور اب زمام سلطنت اس انسان کے ہاتھ میں تھی۔ جو کبھی اونٹ چرایا کرتا تھا۔ اور آج دنیا کے تمام بادشاہ اس کے نام سے کانپ رہے ہیں۔ اس نے ایک ہاتھ بڑھایا۔ تو قیصر کا تاج اس کے قدموں میں تھا۔ دوسرا ہاتھ بڑھایا تو کسریٰ کی تمام شان و شوکت پیروں سے مسل کر پھینک دی۔

جب ایران فتح ہوگیا۔ اور کسریٰ کے تمام خزائن مدینہ لاکر مسجد نبوی میں ڈھیر کردیئے گئے۔ تو ان میں فرمانروائے ایران کے وہ سونے اور جواہرات کے کڑے بھی تھے۔ جن کو دربار کے وقت کسریٰ پہنا کرتا تھا۔ ان کو دیکھتے ہی حضرت فاروقؓ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ ارشاد یاد آگیا جو حضور نے ایک موقع پر سراقہ کو مخاطب کرکے فرمایا تھا۔ کہ "اے سراقہ! میں تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن دیکھتا ہوں۔" حضرت فاروقؓ نے فوراً سراقہ کو بلایا اور ان سے فرمایا۔ "دیکھو! یہ کسریٰ کے کنگن رکھے ہیں۔ فوراً میرے سامنے ان کو اپنے ہاتھوں میں پہن لو۔"

سراقہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ بات یاد نہ رہی تھی۔ انہوں نے بڑے تعجب سے خلیفہ رسول اللہؐ کی طرف دیکھا۔ اور کہنے لگے۔ "امیر المومنین! آپ مجھے یہ کنگن پہننے کے لئے فرماتے ہیں۔ حالانکہ مرد کے لئے سونا پہننا حرام ہے۔" یہ عذر سنتے ہی حضرت فاروقؓ نے کوڑا اٹھایا۔ اور نہایت غصہ سے فرمایا۔ کہ کیا تم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا۔ کہ میں تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن دیکھتا ہوں؟ اب جبکہ وہ وقت آیا کہ ہم حضورؐ کے ارشاد کو لفظاً لفظاً پورا ہوتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو تم حیلے بہانے بناتے ہو۔ اور حرام حلال کی بحث لیکر بیٹھ گئے ہو۔ تمہیں جبراً ان کڑوں کو پہننا پڑے گا۔ فوراً ان کو پہنو اور سارے مدینہ میں لوگوں کو دکھاتے پھرو۔ اور کہو کہ دیکھو آج میرے آقا کی ایک پیشگوئی پوری ہوئی۔

اللہ اللہ! کیا ایمان تھا اس مقدس گروہ کا جو حضورؐ کا معمولی سے معمولی ارشاد بھی پورے ذوق اور قلبی شوق سے پورا کرتے تھے۔ اور اس پر اتنے زیادہ حریص تھے۔ جیسے سخت پیاسا ٹھنڈے پانی کا خواہشمند ہوتا ہے۔

تیسرا نظارہ

دس برس تک دنیا کے لئے زلزلہ اور طوفان رہنے کے بعد یہ دوسرا عاشق صادق بھی اپنے نبی اور اپنے صدیق کے ساتھ ایک ہی حجرہ میں دفن ہوکر ابدی راحت کی نیند سوگیا۔

اب دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کا مالک وہ انسان ہوا۔ جو "ذوالنورین" کے نام سے شہرت رکھتا ہے۔ آپ کے آخری زمانہ خلافت میں چند بد باطن اور خبیث الفطرت اشخاص نے محض اپنی ذاتی اغراض کے لئے خلافت کے خلاف ایک عظیم الشان فتنہ برپا کیا۔ اور خلیفہ سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ خلافت سے مستعفی ہوجائیں۔ حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا۔ "مجھے نہ خلافت کی ضرورت ہے نہ خواہش۔ مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا تھا۔ کہ "اللہ تعالےٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا۔ اور لوگ اسے اتارنا چاہیں گے مگر تم اتارنا مت۔" یہ قمیص خلافت ہی ہے جو مجھے اللہ تعالےٰ نے مرحمت فرمائی ہے۔ پس حضورؐ کے فرمان کے مطابق میں کسی طرح بھی اور کسی قیمت پر بھی اس قمیص کو اتارنے کے لئے تیار نہیں۔ میں بڑی ہی خوشی سے اپنی جان اسکی نذر کردونگا۔ مگر خلافت سے دست بردار نہیں ہوں گا۔ کیونکہ میرے عقیدہ میں حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی جان قربان کردینا آدمی کو ابدی زندگی کا وارث بناتا ہے۔" یہ کہا اور پورے اطمینان کے ساتھ شہادت کا جامہ پہن لیا۔ آہ کتنے بدبخت اور نامراد تھے وہ ہاتھ جو اس نیک طینت اور باوفا عاشق کے قتل پر اٹھے۔

چوتھا نظارہ

حضرت عثمان رضؓ کے بعد حضرت علی رضؓ خلیفہ ہوئے جو سیدہ اور طاہرہ فاطمۃ الزہرا کے گرامی قدر شوہر تھے۔ حضرت علی نے بچپن ہی سے عہد کرلیا تھا۔ کہ میں اپنے وجود کا ہر ذرہ اسلام کی خدمت کے لئے وقف کردونگا۔ اور اس کا اعلان بھی کردیا تھا۔ جس کا مذاق کفارانِ مکہ نے خوب اڑایا تھا کہ "محمد کو مددگار بھی ملا۔ تو آٹھ برس کا ایک بچہ!" مگر اس بچے نے جو کہا تھا۔ وہ پورا کردکھایا۔ اور آخر عمر تک نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ رسول کے عشق اور اسلام کی خدمت پر مستعد رہا۔

حضرت علی رضؓ کی نوجوانی کا واقعہ ہے۔ کہ مکہ میں قریش نے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ اور کوئی تکلیف ایسی نہ تھی۔ جسے وہ مسلمانوں کو پہنچا کر راحت محسوس نہ کرتے ہوں۔ اس سلسلہ میں خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہایت شدید مصائب سے سابقہ پڑا۔ اور طرح طرح سے آپ کو ستایا گیا۔ مگر آپ حیرت انگیز صبر کے ساتھ تمام تکلیفیں برداشت کرتے رہے۔ آخر ایک وقت وہ بھی آیا۔ کہ نامراد دشمنوں نے جمع ہوکر آپ کا کام تمام کردینے کا تہیہ کیا۔ اور تلواریں سونت سونت کر آپ کے مکان کا محاصرہ کرلیا۔ اس وقت آنحضورؐ نے حضرت علی سے فرمایا۔ "علی اب کفار نے میرا یہاں رہنا ناممکن بنادیا ہے۔ میں چلتا ہوں۔ تم چادر اوڑھ کر میرے پلنگ پر لیٹ جاؤ۔"

ذرا غور کرو۔ عشق کی یہ کتنی بڑی آزمائش کا وقت تھا۔ موت بالکل یقینی طور سے سر پر منڈلاتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ محمدؐ کے بستر پر اس وقت لیٹنا بلاشبہ تلوار کی دھار پر لیٹنا تھا۔ مگر علی رضؓ کے دل میں عشقِ نبی کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ اور اس آگ نے خطرہ کے ہر احساس کو جلا کر راکھ کردیا تھا۔ چنانچہ علی رضؓ آگے بڑھے۔ اور اس ذوق و شوق کے ساتھ اپنے آقا کے بستر پر لیٹ گئے۔ گویا وہ پھولوں کی سیج تھی۔ دنیا بھر کی تاریخ چھان مارو۔ عشق و محبت اور تعمیل حکم کا ایسا ولولہ انگیز نظارہ کہیں بھی دیکھنے میں نہیں آئے گا۔

پانچواں نظارہ

حضرت علی رضؓ کے بعد ان کے پیارے بیٹے جوانانِ جنت کے سردار حضرت امام حسن مسلمانوں کے خلیفہ منتخب ہوئے۔ مگر عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت سے اتنا بڑا طوفان برپا ہوا تھا۔ کہ "شیرِ خدا" کی بہادری بھی اسے دور نہ کرسکی تھی۔ اور فتنہ برابر بڑھتا ہی رہا۔ جب حالات نے نہایت نازک صورت اختیار کرلی۔ اور حضرت امام حسن رضؓ نے دیکھا۔ کہ اگر حالت یہی رہی۔ تو عنقریب کشت و خون تک نوبت پہنچیگی اور آپس کے جھگڑے سے مسلمانوں کی طاقت کمزور ہوجائے گی۔ اور غیروں کو قوت حاصل ہوگی۔ تو ان کو اپنے نانا جان کا وہ ارشاد یاد آیا۔ کہ "میرا یہ بیٹا ایک دن مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔"

یہ بات یاد آتے ہی امام حسن رضؓ نے سوچا کہ نانا جانؐ کے ارشاد کی تعمیل اسی طرح ممکن ہے کہ میں خلافت اور سیاست سے دست بردار ہوجاؤں۔ پس انہوں نے بلا تامل بغیر پس و پیش حضرت معاویہؓ سے صلح کرلی۔ اور اطمینان کے ساتھ گوشۂ عافیت میں بیٹھ گئے۔

جب لوگوں نے ان پر اعتراض کیا۔ اور ان کو بزدلی اور کم ہمتی کا طعنہ دیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ میں نہ بزدل ہوں نہ کم ہمت مگر نانا جانؐ کے فرمان پر میں نے اپنی خلافت کو قربان کردیا۔

تقرر امراء جماعت ہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل ۵۰ء تک امیر مقرر فرمایا ہے

(۱) سیالکوٹ شہر امیر بابو قاسم الدین صاحب
(۲) فیروزپور " پیر اکبر علی صاحب وکیل
" نائب " بابو محمد فاضل صاحب
(۳) منٹگمری امیر چوہدری محمد شریف صاحب وکیل
" نائب امیر شیخ فضل کریم صاحب [illegible]
(۴) حلقہ شاہ مسکین امیر سید ولایت شاہ صاحب

ناظر اعلیٰ

اور مجھے خوشی ہے کہ میں حضور کے ارشاد کی تعمیل خوشی سے کر سکا۔ مجھے خلافت کے جاتے رہنے کا کبھی ذرہ بھی ملال نہیں۔ اگر حضور کے ارشاد کو پورا کرنے میں جان بھی دینی پڑے تو ہم آل ہاشم کبھی اس سے دریغ نہیں کریں گے۔

غرض امام حسنؓ نے اپنی سلطنت اپنی خلافت، اپنا تاج، اپنی عزت غرض سب کچھ فرمان نبوی پر قربان کر دیا اور ذرا بھی اس بات کا خیال نہ کیا کہ دنیا کیا کہے گی۔

چھٹا نظارہ

بڑے بھائی کی شہادت کے بعد اب خدا کو چھوٹے بھائی کا امتحان لینا تھا۔ کہ وہ بھی اپنے دعوئے عشق میں پورا اترتا ہے یا نہیں؟ اس کا موقع بھی جلد آگیا اور امام حسینؓ امتحان دینے کے لئے تیار ہو کر اپنے رفیقوں کے ساتھ کوفہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ سے نکل پڑے۔

آپ کے بھائی عبد اللہ بن جعفر نے سنا تو دوڑے آئے اور بے حد اصرار کے ساتھ کہا کہ لوٹ چلئے اور ہرگز ہرگز کوفہ کا قصد نہ فرمایئے۔ میں جانتا ہوں اور بخوبی واقف ہوں۔ کہ کوفہ والے نہایت دغاباز خود غرض اور بے وفا ہیں اور ہرگز آپ کا ساتھ نہیں دیں گے وقت پر غداری کریں گے اور دھوکہ دیں گے۔ آپ ان کی باتوں میں نہ آیئں اور آرام سے اپنے گھر میں بیٹھیں۔

امام معصومؑ نے جواب دیا کہ تمہاری ہمدردی اور خلوص کا شکریہ مگر میں سلطنت کی خواہش اور سرداری کی توقع میں کوفہ نہیں جا رہا۔ خدا نے میرا ظرف اس سے بہت اعلیٰ بنایا ہے کہ میں ایسی خواہش کے لیے بندگان خدا کا خون بہاؤں۔ لوگ جو کچھ چاہیں سمجھتے اور کہتے رہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خواب میں ایک کام کے کر گذرنے کا حکم دیا ہے۔ اب بہرحال مجھے حضور کا حکم بجالانا ہے اور دنیا کی کوئی بھی طاقت مجھے بجا آوری حکم پیغمبرؐ سے روک نہیں سکتی۔

عبد اللہ بن جعفر نے پوچھا وہ حکم کیا تھا جو آنحضورؐ نے آپ کو دیا۔

امام معصوم ہنسنے اور فرمانے لگے۔ یہ میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گا۔ یہاں تک کہ اس دنیا سے گذر کر اپنے رب کے حضور میں حاضر ہو جاؤں (ابن اثیر جلد ۴ صفحہ ۱۷)

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ امام معصوم نے ہر قسم کے موانع کے خلاف اور ہر قسم کے خطرات کو دیکھتے ہوئے اور اپنے ہمدردوں اور دوستوں کے بے حد منع کرنے کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں پورے اطمینان اور طمانیت قلب کے ساتھ میدان کربلا میں خوشی خوشی اپنی جان دے دی۔

ایک بڑا جنگ وجدل اور بحث مباحثہ تیرہ سو برس سے اس امر پر جاری ہے کہ امام حسینؓ کوفہ کیوں گئے۔ کوئی کہتا ہے۔ حکومت اور سلطنت حاصل کرنے کے لئے کوئی کہتا ہے کوفہ والوں کے بلانے سے کوئی کہتا ہے۔ یزید علیہ اللعنۃ کے جور و استبداد کے خلاف آواز بلند کرنے کے لئے کوئی کہتا ہے احیائے خلافت راشدہ کے لئے غرض کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ مگر حقیقی وجہ کوفہ جانے کی یہی تھی کہ امام معصومؓ کو خواب میں اپنے نانا کا حکم ملا تھا کہ جاؤ اور قربان ہو جاؤ۔ سوائے اس کے اور کوئی وجہ کوفہ جانے کی نہیں تھی۔ اور امام معصومؑ نے نہایت خوشدلی کے ساتھ تعمیل حکم کرتے ہوئے۔ تلوار کے نیچے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی گردنوں کو رکھ دیا۔

اس معاملہ میں یزید کم بخت تو مفت میں بدنام ہو گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ خود امام معصومؑ نے اپنے ناناؐ کے حکم پر موت کو لبیک کہا تھا۔ خدا ایسی موت ہر مسلمان کو نصیب کرے مگر ہر شخص کی قسمت ایسی کہاں!

> **یوم سیرۃ النبیؐ**
>
> یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ۲۹ جون ۱۹۴۷ء مطابق ۱۳۲۶ ہش مقرر ہے۔

عربی تقاریر کا انعامی مقابلہ

عربی دان اصحاب کو تقریری مقابلہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ مضمون کے عنوان سے مقرر کو دس منٹ قبل اطلاع دی جائے گی۔ عنوانوں کی تقسیم بذریعہ قرعہ ہوگی۔ اس مقابلہ میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے دوستوں کو انعام پیش کیا جائے گا۔ عناوین ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر تقریر کرنی ہوگی۔ جس کی تعیین بذریعہ قرعہ ہوگی۔

(۱) المسلم مرآۃ مسلم (۲) انما الاعمال بالنیات
(۳) الحرب خدعۃ (۴) الحکم الاسلامی فی الهند
(۵) طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم (۶) حقوق المرأۃ
(۷) السیاسۃ الحاضرۃ (۸) الخلافۃ الراشدۃ
(۹) قادۃ العالم فی السیاسۃ الحاضرۃ (۱۰) المدنیۃ الغربیۃ

قرعہ کا طریق یہ ہوگا۔ کہ ہر لیکچرار کے لئے دو قرعے نکالے جائیں گے۔ اور ان میں سے ایک مضمون کے انتخاب کا لیکچرار کو حق ہوگا۔

یہ مقابلہ مورخہ ۳ ماہ وفا (جولائی ۱۳۲۶ ہش) بروز جمعرات بعد نماز عصر ۵½ بجے مسجد اقصیٰ قادیان میں ہوگا۔ انشاء اللہ احباب وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرماویں

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

امداد غرباء اور بیرون ہند

"دفتر وکیل المال تحریک جدید" یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ "تحریک جدید" کے جو سیکرٹری اپنے فرض منصبی کو محنت اور توجہ سے بروقت ادا کریں۔ خواہ تحریک جدید کے وعدوں کا کام ہو۔ یا وعدوں کی وصولی کا۔ ایسے اچھا کام کرنے والے عہدہ داران کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیے۔ اور ساتھ ہی اس کے دفتر کی یہ بھی کوشش ہوتی ہے۔ کہ ایسے نام اخبار میں بھی شائع کر دیئے جائیں تا دوسرے عہدیدار بھی اپنے فرض کو ادا کریں۔ لیکن اخبار میں اشاعت کی گنجائش مانع ہو جاتی ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں کے علاوہ بیرون ہند کی کولمبو سیلون کی جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید حکیم فضل الٰہی صاحب ہیں۔ جو اپنے فرض کے ادا کرنے میں خاص توجہ کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے تیرھویں سال کے وعدہ کی رقم جو -/۴۰۷ روپیہ ہے۔ سو فیصدی مرکز میں داخل کر دی اس رقم میں اے۔ ایم۔ عبد الرحمن صاحب -/300 اے۔ ایم۔ سعید احمد صاحب -/25 اے۔ ایم۔ بدر الدین صاحب -/57 ایم۔ ایل ادریس -/-/10 بی عبد الرحمن صاحب ٹیلر -/35 اور خود حکیم فضل الٰہی صاحب کا اپنا، والدین اور اہلیہ صاحبہ کا -/15 ہے۔ اس کے علاوہ امداد غرباء جماعت کولمبو کی طرف سے -/158 روپیہ ڈرافٹ موصول ہوا ہے۔ اس میں بھی کولمبو کے ہر ایک دوست نے نہ صرف وعدہ کیا۔ بلکہ ضرورت کے پیش نظر فلڈ فنڈ کے وعدہ کی رقم بھی ساتھ ہی ادا کر دی ہے۔ کیونکہ یہ چندہ ایسا ہے۔ کہ اس کا فوری ادا ہونا بھی از بس ضروری ہے۔ پس نہ صرف ہندوستان کی جماعتیں تحریک جدید تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے وعدوں کو جلد ادا کریں۔ بلکہ امداد غرباء کے چندہ کی رقم بھی مع وعدہ جلد تر حضور میں پیش ہو جانی ضروری ہے۔ بلکہ بیرون ہند کی جماعتوں کو بھی تحریک جدید اور غلہ فنڈ کی رقم زیادہ سے زیادہ ۲۹ رمضان المبارک تک اپنے امام کے حضور پیش کر دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے

اعلان نکاح

حمیدہ خاتون صاحبہ بنت ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا نکاح ہمراہ سردار محمد موسیٰ صاحب ولد سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان بعوض یک ہزار روپیہ حق مہر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔ (انچارج شعبہ رشتہ ناطہ)

قادیان کی جائداد

چند قطعات ریلوے روڈ اور غلہ منڈی میں قابل فروخت ہیں۔ جو لوگ اس وقت قادیان میں جائیداد حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں۔ اُن کے لئے نادر موقع ہے مجھ سے براہ راست یا عزیزم مرزا اظفر احمد سے خط و کتابت کریں۔ مکمل نقشہ مع قیمت قطعات طلب کرنے پر روانہ کیا جائیگا۔ چونکہ قطعات صرف چند باقی ہیں۔ اور میں ایک خاص تجارتی اور صنعتی سکیم کے مدنظر یہ قطعات فروخت کر رہا ہوں۔ اس لئے صرف نقد قیمت ادا کرنے والے دوست اس موقع سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں!

(خاکسار) ـ مرزا شریف احمد

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کیلئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اُتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ڈھیٹے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔

قیمت یکصد قرص عہ روپے اور پچاس قرص عہ شفائی درجن ۸ر علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:ـ **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

قادیان میں نفع مند تجارت

موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو احباب قادیان میں نفع مند تجارت کرنا چاہتے ہیں اُن کیلئے نادر موقعہ ہے ایک کارخانہ مکمل معہ مشینری و کنکشن بجلی (انڈسٹریل) ماہوار کوٹہ پرمٹ۔ اسکے ملاوہ مختلف ... مشینری ... کے قابل فروخت ہے۔ خریدار احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:ـ

قریشی محمد مطیع اللہ ـ قریشی منزل قادیان

فوری علاج

یعنی گھریلو طبیب امرت دھارا قسم کی تمام دواؤں کا سرتاج۔ بدہضمی۔ پیٹ درد وغیرہ کے زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا مجرب اور نہایت زود اثر مرکب ہے

قیمت فی شیشی اڑھائی روپے

طبیہ عجائب گھر قادیان

طب یونانی کو بے اثر قرار دینے والوں کیلئے چیلنج

ہمارے مرکبات کا استعمال آپ کو دیسی طب کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ بدلنے پر مجبور کر دیگا

لاجواب منجن:ـ یہ منجن واقعی میں لاجواب ہے۔ اور اپنی مثال آپ ہے۔ دانتوں کے جملہ امراض مثلاً پائیوریا۔ درد پانی لگنا وغیرہ چند روز کے استعمال سے دور ہو جائیں گے۔ ڈیڑھ روپیہ شیشی

سونے کی گولیاں:ـ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں دو ہفتے کا کورس ساڑھے سات روپے۔ ایک ماہ چودہ روپے۔ ہر موسم میں یہ گولیاں یکساں مفید ہیں

جام عشق کلاں:ـ بجد مقوی پٹھوں کو طاقت دینے میں بینظیر ایک ماہ کا کورس بارہ روپے ...

جواہر مہری عنبری:ـ مقوی دل و دماغ روح باصرہ خفقان ... حمل اور محافظ شباب ایک روپیہ کی چار گولیاں۔

سرمہ جواہر والا:ـ مقبول خاص و عام قیمت پانچ روپے فی شیشی

ٹھنڈا سرمہ:ـ آنکھوں کے لئے اکسیر ہے۔ دو روپے شیشی

روح نشاط:ـ دل و دماغ کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت دس روپے چھٹانک

(بواسیری):ـ بواسیر کا علمی علاج:ـ ایک ماہ کا کورس آٹھ روپے

اکسیر ذیابیطس:ـ تجربہ شدہ۔ زود اثر بجد مفید مرکب ہے۔ ایک ماہ کا کورس:ـ قیمت سات روپے

اکسیر دمہ:ـ دمہ کا مجرب علاج پانچ روپے تولہ خوراک ایک رتی

امراض گوش:ـ کانوں کی بیماریوں کا زود اثر علاج دو روپے شیشی

اکسیر اٹھرا:ـ اعلیٰ درجہ کے اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت مکمل کورس بتیس روپے

اکسیر نرینہ اولاد:ـ حضرت خلیفہ اولؓ کا نسخہ عمدہ اجزاء سے تیار کیا گیا ہے۔ مکمل کورس قیمت بیس روپے

سیالری پاک:ـ کثرت طمث (زیادتی حیض) سیلان الرحم (سفید رطوبت کا آنا) اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔ مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ صبح و شام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ چھ ماشہ سے تولہ تک دیں قیمت فی پاؤ چھ روپے۔

دوائی عسرت طمث:ـ کمی اور تنگی اور بندش حیض کا مجرب اور زود اثر علاج ہے۔

(...):ـ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مجرب نسخہ ہے۔ امراض زنگی سے محفوظ رکھنے والی اور ولادت کی گھڑیاں آسان کر دینے والی مجرب دوا قیمت چھ روپے پاؤ

صندل پوڈر:ـ مشین سے بنی ہوئی گولیاں ہیں۔ عورتوں کے ایام ماہواری کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ خون صاف کرنے اور نیا خون پیدا کرنے اور معدہ کو درست کرنے میں مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہے ۴ سینکڑہ

مرکب افسنتین:ـ مقوی معدہ دل و دماغ اور جگر مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے سینکڑہ

اکسیر جگر:ـ مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے سینکڑہ

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان

(مقامی ایجنسی:ـ جنرل سیلائی سٹور قادیان)

صحّت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

تریاق اٹھرا — مرض اٹھرا کا کامیاب علاج

اٹھرا کسے کہتے ہیں؟ جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ اٹھارہ سال کی عمر تک نہ پہنچتے ہوں۔ ذیل کی بیماریاں بچہ کو لاحق رہتی ہیں۔ سبز پیلے دست تے پیچش۔ سوکھا۔ بدن پر چھالے۔ پھوڑے پھنسیاں۔ سرخ دھبّے وغیرہ وغیرہ

تریاق اٹھرا اس مرض کی نہائت مجرب اور مفید دوا ہے۔ اس دوا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت توانا اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ پچھلی نصف سے کثرت سے اس دوا کو اٹھرا کے مریضوں پر برتا گیا۔ جن کے سرٹیفکیٹ دواخانہ نورالدینؓ میں موجود ہیں۔

مکرم جناب محمد لطیف صاحب کا مکتوب

میں نے اپنے گھر میں "تریاق اٹھرا" دواخانہ نورالدین کا استعمال کرایا۔ اسکے استعمال کے بعد حمل ضائع نہیں ہوا۔ اور زمانہ حمل میں طبیعت بھی ٹھیک رہی۔ عام صحت بھی اچھی ہو گئی اس دوا کی جو قیمت بھی رکھی جائے وہ کم ہے۔

راقم۔ محمد لطیف سری رام پورہ تحصیل شاہدرہ

جناب قریشی محمد عبد اللہ صاحب

ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ) کا مکتوب

تریاق اٹھرا میں خود اپنے مریضوں پر استعمال کرتا ہوں۔ اور ہمیشہ ہی مفید ترین دوا کو مفید پایا ہے۔ اس دوا کے نتائج اس قدر اعلےٰ ہیں کہ بعض گھرانوں میں یہ ضروری قرار دیا جاتا ہے کہ ہر عورت دوران حمل میں تریاق اٹھرا کا استعمال ضرور کرے۔

محمد عبد اللہ

تریاق اٹھرا فی تولہ دو روپے آٹھ آنے مکمل کورس ۲۵ روپے

دواخانہ نورالدینؓ قادیان سے طلب فرمائیں

ضروری خبریں

مرکزی محکمہ جات کے لئے تقسیم کمیٹیاں

نئی دہلی ۲۵ جون ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مرکزی محکمہ جات کو پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم کرنے کے لئے مرکز میں کیا کیا جا رہا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایک ہفتے سے کئی کمیٹیاں مصروف کار ہیں۔ چنانچہ کنٹرول۔ امور خارجہ سٹرلنگ۔ پونجی۔ سکہ سازی ریلوے اور فوجوں وغیرہ امور کے متعلق کئی کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔ جو جلد از جلد اپنی رپورٹیں مرکزی نگران کمیٹی کے سامنے رکھ دیں گی۔

سندھ اسمبلی کا اجلاس

کراچی ۲۵ جون آج سندھ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ سندھ پاکستان اور ہندوستان میں سے کس کی دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم کی طرف سے یہ قرارداد پیش کی جائے گی۔ کہ سندھ کو پاکستان اسمبلی میں شامل ہونا چاہیئے۔ کانگرس پارٹی اس قرارداد کی مخالفت کرے گی۔

سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ چیف کورٹ کے قریب سرکاری زمین میں نئی بننے والی پاکستان گورنمنٹ کے دفاتر کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔

حکومت سندھ کا نیا آرڈیننس

کراچی ۲۵ جون۔ مجوزہ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے اجلاس اور حکومت پاکستان کے صدر مقام کے لئے قلت مکانی کے پیش نظر حکومت سندھ نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے سارے صوبہ میں منقولہ و غیر منقولہ جائداد کو حسب ضرورت حکومت اپنے تصرف میں لا سکتی ہے

پاکستان دستور ساز اسمبلی کے نمائندے

لاہور ۲۵ جون۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مغربی پنجاب سے پاکستان دستور ساز اسمبلی میں شامل ہونے والے ارکان کی تعداد ۱۷ ہو گی ان میں سے ۱۲ مسلمان ۳ ہندو اور ۲ سکھ ہوں گے مشرقی پنجاب سے موجودہ دستور ساز اسمبلی میں چھ ہندو۔ چار مسلمان اور دو سکھ ارکان لئے جائیں گے

درجۂ نوآبادیات کا مسودۂ قانون

کم و بیش ۲۴ دفعات پر مشتمل ہوگا

لنڈن ۲۵ جون۔ رائٹر کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ مستقبل قریب میں ہندوستان میں دو مستعمراتی حکومتیں قائم کرنے کے لئے جو بل ان دنوں برطانوی گورنمنٹ کے زیر غور ہے وہ ۷ جولائی کو برطانوی پارلیمنٹ کے دارالعوام میں پیش کر دیا جائے گا۔ امید ہے کہ جولائی کے دو ہفتے تک بل دارالامراء میں آ جائے گا۔ اور جولائی کے آخر تک ملک معظم کی طرف سے اس کی منظوری دے دی جائے گی۔

امید کی جاتی ہے۔ کہ اس بل میں چوبیس سے زیادہ دفعات ہوں گی۔ پہلی دفعہ میں ہندوستان میں دو مستعمراتی حکومتیں قائم کرنے کا اعلان کیا جائے گا۔ دوسری دفعہ میں انتقال اقتدار کی تاریخ بتائی جائے گی۔ تیسری دفعہ میں یہ اعلان کیا جائے گا کہ ملک معظم کے نام کے ساتھ اب "قیصر ہند" کا خطاب لگانا ترک کر دیا گیا ہے۔

بلوچستان کے مسلمانوں سے مسٹر جناح کی اپیل!

نئی دہلی ۲۵ جون مسٹر محمد علی جناح نے ایک بیان میں بلوچستان کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں شامل ہونے کا فیصلہ کریں۔ آپ نے کہا بلوچستان پاکستان میں ہی باعزت طور پر زندہ رہ سکتا ہے۔ علاوہ ازیں سیاسی جغرافیائی اور اقتصادی نقطۂ نگاہ سے بھی بلوچستان کا مفاد پاکستان میں شامل ہونے میں ہے مجھے امید ہے کہ ہمارے دشمنوں نے جو گمراہ کن پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ اور جس کے ذریعے مسلمانوں کے ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ سے لڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بلوچستان میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

واضح رہے کہ عنقریب شاہی جرگہ اور کوئٹہ میونسپلٹی کے غیر سرکاری اراکین کا ایک جلسہ ہونے والا ہے۔ جس میں بلوچستان کے ایجنٹ کی درخواست پر یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ بلوچستان کس دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو۔ جلسے کے فیصلے کو سارے صوبے کا فیصلہ سمجھا جائے گا۔ اور اس کی اطلاع گورنر جنرل کو دے دی جائے گی۔

سیاسیات ہند میں سکھوں کی کوئی پوزیشن نہیں رہی

نئی دہلی ۲۴ جون۔ سینٹرل اکالی دل کے صدر بابا کھڑک سنگھ نے ایک بیان میں تقسیم پنجاب پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اب سکھوں کی سیاسیات ہند میں کوئی باعزت پوزیشن نہیں رہی۔ آپ نے اس تجویز کی سخت مخالفت کی ہے کہ صوبہ دہلی اور میرٹھ ڈویژن کو مشرقی پنجاب کے نئے صوبہ میں شامل کر دیا جائے۔ کیونکہ اس سے سکھوں کی پوزیشن اور بھی کمزور ہو جائے گی۔

ہندوستان کی قومی زبان کیا ہو گی؟

واردھا گنج ۲۴ جون آل انڈیا ہندوستانی پرچار سبھا کے سیکرٹری مسٹر اگروال نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر پاکستان میں اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا۔ تو پھر ہندوستان میں ہندی کو سرکاری زبان قرار دینے کی تحریک کو روکا نہ جا سکے گا اور "ہندوستانی" کی بجائے ہندی کی ترویج ناگزیر ہو جائے گی۔

انہوں نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ ہندوستانی کو رواج دینے کی تحریک ملک کو متحد رکھنے کے اصول پر مبنی تھی۔ اور اس کا مقصد جداگانہ قومیت کی تردید تھا۔ لیکن ہم کو امید رکھنی چاہیئے کہ تقسیم کے بعد بھی ہندوستان کا سماجی اور تمدنی اتحاد برقرار رہیگا۔ اور ہندوستان اور پاکستان کی آزاد حکومتیں بجائے ہندی اور اردو کے "ہندوستانی" کو ہی قومی اور سرکاری زبان کے طور پر اپنا لیں گی۔

مشرقی پاکستان کا آئندہ دارالخلافہ

کلکتہ ۲۵ جون۔ آج بنگال مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ مشرقی بنگال و سلہٹ کا دارالخلافہ کس جگہ بنایا جائے۔ اس وقت تک چٹاگانگ اور ڈھاکہ کے نام زیر غور ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال سے پاکستان دستور ساز اسمبلی میں جانے کیلئے لیگ کے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ نے جو نام تجویز کئے ہیں۔ ان میں مسٹر لیاقت علی۔ مسٹر حسن شہید سہروردی۔ اور مسٹر فضل الحق کے نام بھی شامل ہیں۔

پاکستان کا کمانڈر انچیف!

آگرہ ۲۴ جون۔ پاکستان کی افواج کے ہونے والے کمانڈر انچیف کے سلسلے میں بریگیڈیر محمد اکبر خاں کا نام لیا جا رہا ہے جو کہ آجکل میرٹھ ڈویژن میں ایریا کمانڈنٹ لگے ہوئے ہیں۔ جب ایک اخباری نمائندے نے بریگیڈیر محمد اکبر خاں سے اس خبر کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ سنا تو میں نے بھی ہے۔

جمعیت العلماء کا آئندہ رویہ

جھانسی ۲۵ جون جمعیت العلماء کے جنرل سیکرٹری مولانا حفظ الرحمٰن نے آج نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں اپنی جماعت کے آئندہ رویہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم پاکستان اور ہندوستان میں خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کی سعی کریں گے۔ اور دونوں حکومتوں سے مطالبہ کریں گے کہ وہ اقلیتوں سے فراخدلانہ سلوک کریں۔ مولانا نے کانگرس کی گذشتہ پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس ہمیشہ قوم پرست مسلمانوں کو نظر انداز کرتی رہی ہے۔ اور کانگرس نے ہماری نمائندہ حیثیت کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔

درخواستہائے دعاء

(۱) میری والدہ صاحبہ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے اور اسی طرح میری ہمشیرہ بھی علیل ہیں ان دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد احمد حیدرآبادی واقف زندگی (۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ اور چچا صاحب چوہدری عبداللہ خان